

ہندوستان کو حدیث پر عمل کرنے والے وہابی نہیں
(لایق توجہ گورنمنٹ و اعیان مذہب)

نمبر (۱)

بجملہ ان الفاظ غیر ہندو ہانہ کو (جو بحث و تکرار میں نا انصاف حجاج و لوہین ایک دوسرے کو کہہ تیر میں جن سے بعض نمبر ہر جلد ہم مضمون (مناظرات مذہبی) میں ہم بلا لڑ روک چکے ہیں۔ ایک لفظ وہابی ہو جو قرآن و حدیث پر عمل کر نیو الوہن کو ان کے مخالف کہہ تیر ہیں اور درحقیقت وہ اس لفظ کو مصداق اور وہابی نہیں ہیں۔

انکو وہابی کہنا ایسا ہے جیسا اٹکا اپنے مخالفین کو بدعتی اور مشرک کہنا۔ اور بعض اہل سنت کا شیعہ کو رضی کہنا۔ اور بعض اہل تشیع کا سنیوں کو ناصبی یا خارجی کہنا ہے مگر حقیقت و انصاف کی نظر سے دیکھا جاوے تو یہ سبھی الفاظ و القاب غالباً بجا استعمال کیے جاتے ہیں۔ نہ اہل سنت بدعتی یا خارجی ہیں۔ نہ اہل تشیع رضی۔ نہ اہل حدیث ہندوستان کے وہابی۔

بطور سبب مشتم یا بطور حکم و اتفاق کسی کو کافر یا مشرک یا بدعتی یا بدین کہنا دوسرا امر ہے (جب کا بیان حکم اس مقام میں ہمارا مقصود نہیں ہے اس بیان کے لیے ایک اور مضمون بعنوان (کفر و کافر) عند قریب متالیج ہو نیو لای ہے) مگر کسی کو کسی بدی لقب مقرر کرنا اور اسکو اس نام سے مخاطب کرنا تب ہی مناسب نہ یا ہو جبکہ وہ اس لقب کو اپنے لیے پسند کرے اور اس نام سے اپنے اہل مذہب کو بچار نامہ اور جو کوئی کہتی ہے وہ نام کو اپنے لیے پسند کرے اور اس سے تبری و تخاصی ظاہر کرے اسکو اس نام سے بچار نامہ اور وہ اسکا مذہب ہی لقب مقرر کرنا مناسب نہیں ہے۔ اور نہ وہ اسکا مذہب ہی ہو سکتا ہے۔

بنیاد علیہ اہل سنت جو بدعت سے بیزار ہیں اور ان کا علیہ اصحابی کو اپنا اشارہ
 رکھتے ہیں بدعتی کہنا اور اہل تشیع کو جو فرض سے محترم ہیں بدعتی کہنا اور سنیوں کو
 جو حب اہل بیت کو چیز و ایمان جانتے ہیں ناصبی کہنا اور اہل حدیث کو جو دنا سیت کو
 تبری و تماشائی کرتے ہیں و ثابی کہنا اہل انصاف کو نزدیک پسندیدہ نہیں ہے
 ہر مقام میں شیعہ و سنی کی یا بھی زشت خطابی سے بچتے مقصود نہیں بلکہ صرف اہل
 سنت کو دوزخ تھے (جن میں ایک فریق اپنے مخالف کو و ثابی کے نام سے پکارتا ہے دوسرا
 اسکو بدعتی کے نام سے یاد کرتا ہے) کے یا بھی ناملاہم خطاب و ثابین بالانقلاب جو روکنا
 بد نظر ہے۔

پس اہل انہو بھائی مسوحدین متبعین سنت سید المرسلین کی خدمت میں
 ناصحانہ التماس ہو کہ اپنے اخوان دین اہل سنت و جماعت کو جو بعض فروع میں اٹھتے
 اختلاف رکھتے ہیں اور اصول عقاید میں اٹھتے متفق ہیں سنت و حدیث کو اتہم
 بدعت کو برا جانتے ہیں صرف ارتجاع بعض بدعات کو سبب (جو ناواقف یا تاویل کی
 وجہ سے اٹھتے ہر زود ہوتی ہیں) بدعتی لقب مقرر کرنا اور دائرہ اہل سنت و جماعت
 سے خارج سمجھنا چھوڑ دین۔ اور سبب میں حضرت مولانا محمد اسماعیل دہلوی
 علیہ الرحمۃ (جنہوں نے اس ملک ہند میں سنت کو بدعت سمجھ کر کیا ہے اور توحید و تہلک
 کا طریقہ شجرہ عام کیا ہے) کے قول کو ملاحظہ فرما دین۔ اپنے بیسیوں امور کو جو بدعت
 زمانہ حال میں معمول و مروج ہیں بدعت ٹھہرا لیا ہے۔ ومع ذلک یہ بھی فرمایا ہے
 کہ ہمارے جوان باقون کو بدعت کہتے ہیں کوئی انکے منکرین کو جو اہل سنت کہلاتے
 ہیں بدعتی نہ کہدے اور انکو دائرہ اہل سنت سے خارج نہ کر دے۔ اسکی وجہ وہی ہے

ہذا میں خود اتھانی ہے اس آیت سورہ حجرات میں منع فرمایا ہے وَلَا تَتَّبِعُوا آيَاتِ الْقَائِلِينَ اَللّٰهُمَّ
 اَلْمَسْجُودَ لِعَلَّاهُمْ اَلَّذِينَ مِنْ دُونِكَ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَّ هُمْ يُخْلَقُونَ اَلَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِالْحَقِّ
 (ایسا کرنا ناسخ ہوتا ہے اور سنیوں کو ناسخ نام رکھنا برا ہے جو اس سے توجہ نہ کرے وہ ظالم ہے۔

جو ہم نے بیان کی ہے وہ نہ قاعدہ مشہورہ قیام مبدل حمل مشتق کا موجب ہو کر تاہو
 نہیں کسی اور اہل علم پر مخفی نہیں ہے آپ کتاب ایضاً الحق الصریح فی احکام المیت
 تصحیح چہاں قدیم دہلی کے صفحہ ۳۰۰ میں فرماتے ہیں **مسئلہ ۱۰۰** سہ باید دانست کہ
 ہر چند در شرح شریف بسیاری از افعال و اقوال و اخلاق از شعب کفر و نفاق شمرده
 اند اما از اطلاق لفظ کافر و منافق بر شخصی خاص ہمین بقیادہ میشود کہ عقیدہ
 کفر و نفاق میدار و همچنین باید فهمید کہ ہر چند ہر ان ہزار امور از قسم بدعت است
 کہ بارہ از آن بطریق نمونہ درین مقام ذکر کردہ شدہ اما از اطلاق لفظ بدعت یا صاحب
 بدعت بر شخصی خاص ہمین معنی نہیںدہ میشود کہ شخص مذکور عقیدہ بدعت میدارد
 پس بنا بر ارتکاب اقسام باقیہ از بدعتہ حقیقیہ و جمیع اقسام بدعتہ حکمیہ مرکب از بدعت
 و صاحب بدعت نتوان گفت پس چنانکہ از مسدود کردن بعضی افعال و اقوال خلاف
 از شعب کفر و نفاق مقصود ہمین است کہ مسامحین از آن اجتناب نمایند نہ آنکہ آنچه در
 قرآن مجید از احکام کفار و منافقین از قسم قتل و نہب و سب و ترقیق و وضع چیزیکہ
 در حق کفار و انوشدہ و حرمت صلوات جنازہ و ممنوعیت زیارت قبور ایشان و نفی
 از استغفار بر او اموات ایشان کہ در حق منافقین وارد شدہ بر صاحب افعال
 اقوال و اخلاق مذکورہ مطلقاً اجرا باید کردہ - همچنین از تعداد اقسام بدعتہ ہمین
 مقام مقصود ہمین است کہ مسامحین از جمیع اقسام مذکورہ اجتناب نمایند ہر حال
 سنت خالصہ اختیار کنند نہ آنکہ آنچه در حدیث شریف از احکام بدعتین و
 از قسم حب افعال ایشان و حرمت توقیر ایشان و اجتناب از عیادت ایشان و احتراز
 مجالسہ و مخالط ایشان و ممنوعیت ابتدا و مسافتہ در کلام و سلام با ایشان برترک

۳ چنانچہ ان افعال و اقوال کی تفصیل مضمون (کفر و کافر) میں ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔
 ۴ ان ہی شر و طس و اور ان ہی لوگوں کے حق میں ہوگی تفصیل نمبر ۲۰۰ و ۲۰۱ جلد ۱ و نمبر ۱۰۰ و ۱۰۱ جلد ۲
 انشاء اللہ تعالیٰ میں ہوگی۔ اور بعض شر و طس کی تفصیل اس مضمون میں بھی ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

وہ بجز اہل سنت یا اہل حدیث یا جو اسکے معنی میں ہو کچھ کہلا نا نہیں چاہتو اور اپنے لیر بلی لقباً و زمام کو پسند نہیں کرتے بلکہ اسکو اپنی حق میں ملن و توہین و دشنام سمجھتو ہیں اور اسکو کمال تقروہت تکاف و انکار رکھتو ہیں۔

اس وقت تکاف و انکار پر انکو کئی وجوہات باعث ہیں از آجملہ ایک بڑی بہا رومی ہے (جبکی طرف ہم اس مضمون میں اپنی دوراندیشی کو رنٹھ کو توجہ دلانا چاہتو ہیں) یہ ہے کہ لفظ و بانی (گو لغت یا تدبر کے زو سے کچھ ہی معنی رکھتا ہے) ایک مدت سو گورنٹھ انگریزی سے بغاوت کر نیوالو کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے اور ان ہی معنی کو بعض لوگوں نے اکثر آئینہ ان گو رنٹھ کو خیال میں جا کر انکو زمرہ اہل حدیث کی طرف سے ملن کر رکھا ہے اور چونکہ اہل حدیث نہ ان معنی کا اثر و نشان اپنی گروہ میں نہیں دیکھتو اور بغاوت گو رنٹھ کو جیسے نقل حمایت میں امن و آبادی سے بے خبر کرتے ہیں اپنے مذہب اعتقاد میں نا جائز جانتے ہیں۔ اس لیر وہ اس لفظ کو اس معنی میں استعمال کرنا دشنام و توہین خیال کرتے ہیں اور اس سے سخت تکاف و انکار اپنا مذہبی اور ملکی فرض سمجھتو ہیں جیسے یہ کوئی شریف نیک معاش لفظ مفید و بد معاش کو اپنی نسبت اطلاق ہونیکو دشنام و توہین سمجھتا ہے اور اس سے اجتراز و انکار اپنا دنیاوی و شرفیاناہ فرض جانتا ہے۔

اسوجہ کہ منہ چند وجوہات کو جو اسل کار پر انکو باعث ہیں۔ اہل اسلام خصوصاً اہل حدیث کے ایک جلیل القدر رئیس و پیشوا سید محمد صدیق حسن خان بہادر نواب ریاست بہاول نے (جنگو تھی درجہ عروج دین و دنیاوی کے علاوہ گو رنٹھ انگلیش میں ہی پورا فرب و ہنبار حاصل ہے اور انکا گو رنٹھ اور ملک کو لیکے خیر خواہ ہونا انکی عمدہ اور نمایان کارروائیوں میں سے ہے تاکہ

میں رہیگا۔ انکو ضرر نہ دیکھا۔ جو انکو رسوا کرنا چاہیگا یہاں تک کہ قیامت کا وقت آئیگا۔
علی بن نہر ہی نے کہا کہ یہ حدیث والے لوگ ہیں۔
یسوی جنگ کال میں روپیہ دو فیصد سے بڑھو گیا (۱۱) سال تک سرکاری فوج تسمینہ جہاں فی سپورڈر لک

۱۰

امامی از ائمہ مذاہب منسوب نمی کنیم و تقلید حنفی و شافعی و مالکی و حنبلی و داعمی
 داریم پس تقلید محمد بن عبدالوہاب واتباع یعنی جہ و وہم آنکہ انتحال ندہی از مذاہب
 صورت نمی بندد مگر بطریق تلمذ یا ارادت یا اتحاد و وطن و نحو آن و در ہندوستان
 مسلمانی از علماء و جملا معلوم نمیشود کہ شاگرد صاحب نجد یا مرید یا مہو وطن او باشد
 پس دخول ہندیان در مذہب و طریقہ او چہ قسم تصور توانند شد **سبحانک ہذا ہذا**
عظیم ہر وہم آنکہ محمد بن عبدالوہاب مذکور از زمانہ ہزار گذشتہ کہ ازین جهان
 فانی پدر و کردہ احدی از اولاد او احفا و او خود در وطن وی باقی نیست کہ داعمی
 باشد لیسو مگر نخلہ خود و مردم ہند این مذہب را از وسو انتحال نمایند ویر یازست کہ
 فتنہ صاحب نجد بہر درگیر بیان عدم کشیدہ و عامرداری و ناخ ناری از کسان او باقی
 نماندہ پس مذہب مسلمانان ہند را بدامن طریقہ او بستن خون اصناف از رنگ ندیشہ
 باطل چکانیدن بیش نیست نجد کجا و ہند کجا چہا رہم آنکہ اثر مذہبی از مذاہب
 گاہی بطریق استفادہ از کتب صاحب آن مذہب می باشد چنانکہ مذہب متفقینہ
 ما خود است از کتب اصحاب این مذہب و مذہب مبتدعہ ہند ناخود است از کتب
 مبتدعین و صحبت مشرکین و این وسیعہ نیز در میان مسلمانان موحدین ہند
 ثابت نمیشود اندشد زیرا کہ هیچ کتابی از کتب مؤلفہ صاحب نجد در مدارس ہند و در
 زمرہ علماء امر این مملکت موجود و مروج نیست تا میتوان گفت کہ استفادہ و باہریت
 از آن کتاب کردہ اند بلکہ چنانکہ مردم ہند بیشتر حنفی مذہب اند یعنی شیعیہ چہینہ نجد مذکور
 متذہب ہر مذہب حنبلی بود خود وی ایجاد کرد ام مذہب و دعوت بسو کرد ام سخت

۱ بہر لفظ بالمقابلہ بولا گیا ہر ذر نہ مولف کوسلک اعتدال سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ الفاظ

ساتھ کسی سے مخاطباً نکر دل سے پند نہیں ہے۔

۲ اور جہاں کے رسائل اب بھی ہیں وہ زمرہ علماء میں سے اول عام مروج نہیں ہیں۔

باین اسم و رسم و درین پرده اینها خصوصیت باطنی خود را جلوه میدهند ششم آنکه
 فتنه جو مغلوب و با بیست را در زمین حکام وقت چنین نشانده اند که اینها را که و ما بیده گفته
 میشود نزد ایشان جهاد کردن با دولت برطانیه فرض یا واجب است و کشتن انالی
 ماین دولت موجب حصول بهشت حالانکه این خیال از الطل باطلاست بدلیل که در حدیث
 متقدم تقریر آن گذشته و آنانکه اقدام بر قتل اصحاب دولت برطانیه یا دیگر مردم
 میکنند خود ایشان از عالم دین بی بهره محض قناره اند هر که شریعت اسلام را بر وجهی
 می شناسد از وی هرگز این جریمه کبیره سرزد نمی تواند شد یا باشد که پیش ازین در ۱۲۸۱
 هجری در کتاب هدایه السایل بدیل ذکر و ما بیده نوشته ایم که از حال ایشان و مخالفین
 ایشان هیچ میرسد که محب چهل مرکب نصیب ایشان شده است و توفیق خلاص از آن علی
 مراد از دیروز منقطع گردیده و این در صفحه (۱۱۹) قلمی گشته و در صفحه (۱۲۱) تحریر کرده ایم که نه
 اتباع محمد بن عبدالوهاب نجدی برعلازم است و نه اقدامی عالم دیگر متحمم و نیز در صفحه (۱۱۵)
 نشان داده ایم که محمد بن عبدالوهاب نجدی منبلی المذنب بود و ما نقل کرده ایم مذنبیتیم
 پس اتباع او بر ما در جهاد و نیز آن یعنی چه بجهت هم آنکه نورضین اسلام و مذنبیتیم
 تاریخ فتنه صاحب نجد را که هجری نوشته اند در حد و دستند که در احدی از مردم
 مملکت هند از هند به نجد فرستد بلکه خود هند را از حال نجد خبری بمحصول پیوسته تا با آنها
 طریقها و چه رسد و نه امر و اجبار آن ملک تا ما مردم میرسد و نمیدانیم که شیوه امر نجد و
 اینجا رعایا و برای آنی آن الکه الان حیثیت عرفتیم که هیچ مناسبت دینی و دنیوی مسلمانان
 موجود هند و ستان را که از انواع مشرک و بدعت نمیی میکنند و مردم را از کبایر و منکرات
 تقدیری نمایند با نجد و اهل نجد حاصل نیست نجدی از مقلدان مذنب خفی و مبتدعان که
 روزی ایشان موقوفست بر تصب وین و بر نذر و نیاز قبور این جهت بر بافان
 این امور بگذرد و نزد حکام و بابی و مجاهد بودن ایشان از برای حفظ طریق تصب

و تصفیه خود که مخالف از اوست به تفتیق کذبات چند و بافیدن بعضی مکر و زور ثابت و ثبات
 میکند و لیس لایم که از الک و اللہ علیہم بالصواب - نسلیم بن عامر گفته میان معاویه و
 روم عهد بود و معاویه بپسوی که بلا دانه میرفت تا آنکه چون عهد متعینی شد غارت کرد و
 پس مردی بر اسب عربی یا ترکی سواره بیامد گفت اللہ اکبر اللہ اکبر فاک لا اعداء
 چون نظر کرد و دید که عمر بن عبدالمطلب است معاویه او را پرسید چرا آمده گفت شنیدم که
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میفرمود من کان بینہ و بین قوم محمد فلا اعداء علیہم الا
 من ضل عنہم او ینبذ الیہم علیہم را وی گوید پس معاویه با مردم برگشت یعنی اغارہ
 آنها را کرد و راه البرزخی و بود او در این حدیث دلیل است بر آنکه نقص صحیح
 هر چند با غیر اهل اسلام باشد روایت و ابتدا ابورافع که قریشی او را نزد رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم فرستاده بودند خواست که مسلمان شود باز پس نگرد و آنحضرت
 فرمود ان لا اعداء لکم الا من کفر بکم و اولاد و غیره و اللہ عند بعضی من عهد شکن
 در حاشیه شکوہ در ترجمه لفظ اعداء گفته ای لا اعداء و الا انقصه یعنی قدر و نقص
 نمی گویم از اینجا است که قدر عهد را آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منجمه یا حاصل تفاق
 چنانکه در حدیث شریف علیه از روایت عبدالمطلب بن عمر آمده و اذا احاط احدکم بحدیثی
 عهد میکند آنرا می شنود پس بیکار منافقت او در جزئی این تفاق در حدیث عمرو
 الحق بن ارمی آمده که گفت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من آمن بما جلا
 علی نفسه فقله اعط لواء العزیم القیامه و اولاد فی شرح السنه یعنی معاذره را کشند
 یا قدر نیزه قدرت در روز قیامت یعنی در محشر مشهور شود که این کس عهد شکن
 و هیچ بدنامی بدتر ازین رسوائی عام نیست و در حدیث ابی هریریه مرفوعاً آمده که

۱- چنانکه کسی قوم سے عهد ہو وہ اسکو نہ کہوے اور نہ باندھے جیسا کہ کسی مدت نہ گذرے یا باندھے
 سے اسکو اہل ۲- میں عهد شکن نہیں کرتا۔ ۳- یعنی میں قدر نہیں کرتا اور عهد کو نہیں توڑتا۔

مذکور است که آنکه در این عهد و پیمان و کسب آنکه هر چه از اسلام
 بیرون فرموده و این عهد گفته اند حضرت فرمود صلی الله علیه و سلم ان الفاکهین یصلون
 یوم القیامة علی کفهم لانهن کفین من فکهن یتفق علیه و سید اوست حدیث انس
 مرفوعا قال کل غدا یوم القیامة یعزب و این نیز متفق علیه است و لفظ حدیث ابی
 سعید و این باب مرفوعا نیست قال کل غدا یوم القیامة یتفق علیه و در روایتی نیز
 مسلم این لفظ وارد شده کل غدا یوم القیامة یتفق علیه و تقدیر این احادیث
 کبیره بود و در نقض عهد است خواه با مسلمانان باشد یا با مسلمانان و همین است مختار
 جمهور اهل علم و برینست عمل اهل اسلام قدیم و حدیثی از نبی است که نگوئید و مسلمانین و
 رؤسای با هم که از اهل دولت و حکومت و معاهده و دوستی و همادنه عدم حرب و جنایت
 میکنند و حفظ آن عهد و موافقین تا آخر زمان میکنند و نقض آن خلاف شرع اسلام
 و سنائی انصاف و در اهل گناه بزرگ و بیوفائی میباشند و این معاهده در میان
 ملوک و رؤسای صورت می بندد و رعایای آن رعایاست نیز بدلائل لغتی و التزامی و خط
 میباشند و اینها هم آن عهد و اجباب است نیز ذمه است ایشان گوید که عهد رعایا و وقت
 آن معاهد در میان نیامده باشد چه رئیس معاهد گوید از طرف همگان عهد می بندد
 نه از طرف ذات خود و تنها معاهده و همادنه او عین اقرار و اعتراف تا بعد از اوست
 دیده باستی که در زمان عهد عهد لشکر بیان دولت بر طایفه منخوف شدند و آنچه کردند
 براه نادانی کردند اما رؤسای عهد همچنان بر معاهده خود استوار ماندند و همیشه
 نشانان ایشان در روز خوار و حکم دین و ایمان ایشان در هر که خلاف آن کرده و
 بکند و می نه تنها در حکم مجرم قرار یافته و باید بملکه و در دین خود نیز غارت و ناقض عهد و

یعنی عهد و عهد پیمان که در عهدین است همین است همین است
 عهد شکن کسبیت است که در نشان کبیرا کما جار کما که میباشند که در عهد

ناکش عتق و مرگب کبیره باشند و آنچه در پاداش آن روز حشر بنیدند و از این آفت است
 پس گوید یا که انگلس درین جهان خود را از بند ایمان و عدل میرون کرده و بهم آن جهان
 را بر خود فاسد ساخته و چون مضی مدت عهد در وفا ببرد و عدم عذر در تبرع مستحب
 است پس بر ذمه است هر معاهد خواه رئیس که احم ریاست باشد یا بر عوی کدام دولت
 و اجیاست که تا آن مدت چه و داند بینه نقض عهد مقبول و بیچاره گذرانند و ظلمت است
 که عهد و موافق و وسای هند بود و دست بر طایفه نسلا بعد نسل و بطنا بعد بطن مقبول
 شده است و بمسائل چند مر بوطا گفته که در عهد ناچماکی هر دو احد از آنها بسط است
 پس این زمره انرا و جاعته و وسار که معاهد آند یا این عهد و مشیوط و موید هرگز نمی
 رسد که مهر مو از موافق و اعتراقات عجزه مستقبل طرفین برگردند و خود را بشکستن
 این اقرارات و اختیار غدرات و ایشار جهادات و سخوآن رسوای دنیا و آخرت
 گردانند و بپاداش آن در هر دو جهان خود را و بمیقدار گردند - این حرکات بی برکت
 از قومی صا در شده و می شود که آشت نامی ایشان با حکام شریعت خود نیست یا مقلد
 مذمبی بوده اند و در آن مذمب روایات رطب و یا بسین از هر جنبین موجود است و آنها
 به تقلید آن آرا از ایغه و بیچو من و فتن دست انداخته اند و دین و دنیا هم خود را در
 سیر آن سودا در باخته - و زنه هر که عارف است به کتاب و سنت و عامل است بر آن وی
 نیک میداند که در این جزئیه در شریع ناگجاست و این علم و معرفت را اجر و مانع و عا
 و جهایل و اذاع است از گرفتاری و در دام این بلا که نمره آن در برود سهرای
 خلاف مراد این واقعه طلبان تارک دین و مذمب است و کیف که منبع جمل صل خیره
 و آفات و وقایع و حوادث نا جائزه همین علم فقه مصطلح است و آلات این جیل مقامات

+ بینه فقه شافری کی نسبت که این جملین باطل جیلون که تعلیمات بین - فقه سنی بین آنکه مراد
 نمین بود حدیث مدینه و الله به خیر لایفقهه علی الدین که صدق بین - سنی ای فقه که
 مستند براس هر یک چینی سطر بین سر او بین نام هر دو ان جایزه است ان بین صا و توحی و بیگانه است

فہمہا کو زمانہ و مقلدان و دوران است و بپتہ و ایان این کار و گردش و مہندگان این بر کار
 زمرہ ملایان تقلید کیش و مبتدعان فساد اندیش است پس بس بخلافات الہدیش و قرآن
 و عصایہ توحید نشان کہ در طریقہ سنیہ ایشان اعدائے محمدنات و پیروی عقلیات و بجا
 بیل و تجدید شکل و مال حرام محض ضلالت بحت و ممنوع صرف است **س** ماہل حدیثیم و غایا
 نشناستیم - حدیث شکر کہ در تہذیب حیلہ و فن نیست - و اگر نیک بشکافی و رایانی کہ مایہ فساد دنیا
 و دین در ہمہ عالم محمود در ملکت ہند خدیو صاہین گروہ است کہ خود را مقلد مذہب شیعی ہی
 گوید و بہر کہ گور شی پرستند و تخریب نیسازد و از عبادت غیر اللہ منع بیناید و با تباہ کتاب خدا
 و حدیث مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم خود اند و اورا و بابی نامی نہند و بس شیعہ سرخون خار کہ
 در راہ نمودی دارد و اجزای باوصیائے ہنجمہ آرد و ہست - ہرگز نہ شنیدہ باشی کہ موجد
 متبعی با حدی راہ نقض عہد سپردہ یا بند رو قندہ گسیزی بر فاستہ بلکہ این مہمہ فاسد
 کہ در زمانہ غدر ہند ملاحظہ افتاد مجموع آن از پیش ہمین ناکسان بود و آبراہ زبرد و فریب
 بازی و بکر یاران زمانہ ہمتش بردیگران بستند و اہل غدر را دہانی لقب بخشیدند و در نظر
 حکام عکس نقضیہ جلوه دادند و قاضی اللہ تعالیٰ -

س کار زلفت مشکافشان اما عاشقان و صلوات آہستہ بر آہوی چین بستہ اند
 دین معرکہ انحراف جنود کہ در سہ کلاہی در ہند بادولت انگلیشیہ اتفاق افتادہ بسیار عظیم
 شد کہ ہر کہ از دل دشمن سلطنت بر شش بود وی باستعمال چالاک کی و چستی خود خیر خواہ و دعا
 برآردہ بحصول چاہ و منصب و خلعت و جاگیر امتیاز اند وخت و جمعی حجم کہ تریلیق مقدمات و
 تدبیر و مرادات دست قدرت نہ ہستند و از غایت سادگی قاصر البیان و خانہ نشین و

ہند ہی بالمقابلہ کہا گیا ہے اور ان ہی لوگوں کے حق میں ہے جو عظام دنیا کے لیے اپنے مذہب اور
 دین اسلام کا خلاف کرتے ہیں۔ اور اہل حق پر ناحی ہستین لگتے ہیں۔ عموماً مقلدین کی نسبت
 نہیں کہا انہیں بعض نیک نیت بھی ہیں۔

از سواد فسا و فتن گرفته گزین بودند باخبار غیرین کذاب بنا بر غیر خود از میان برآید
 صدق بتلاخی حدیث آفات و بلیات روحی زمین گردیدند تا آنکه بعضی معلوم شدند
 بتاریخ رفتند و بعضی را همیشه ضبط کردند و بعضی بآب سیاه فرستاده شدند و غیر
 ذلک - گذشته از این دوستان اجنبی ازین مقام و آیدیم بر آنکه علماء اسلام تصریح
 کرده اند بآنکه عدم وفای عهد یکی از حلیه کبایر است شیخ ابن حجر یکی در کتاب سیر و اثر علی
 الکلبی که کبیره پنجاه و سوم را همین نقض عهد نشان داده و اثر بقوله تعالی و اوفوا با
 لعهده الیه الیه کان منکم (و قوله تعالی یا ایها الذین آمنوا اوفوا بالعقود) متذکر کرده و در
 آخر بحث گفته و یفضل فی ذلک الله یا اذ فی الجهاد انما امرنا بیکم علیه و قتله کان کبیره
 و این نقض است بر آنکه قدر را حربی نیز گناه بزرگ است تا به دیگری چه رسد و برین بنا اگر
 کنیم که اصحاب دولت بر طایفه در اصل حاربانند و ستمان دارا الحروب است تا محرم
 عهدی که در باره عدم جدال و قتال و جهاد و جزآن بایشان بسته ایم و قاتان عهد در
 واجب باشد نقض آن از بسیاری ماکبیره بوده و بعد در جزو دوم از کتاب مذکور غیر
 الامان از کتاب جهاد اول هر دو آیه شریفه مذکوره را نوشته بعد گفته و ملاحظه

عهد بود که این سوال بود که ای ایمان و الوعد و عهد بود که دست امین داخل بود
 چهار که بیان مین آید که جو کسی حربی کو ایمان دمو پیرس منتهی عهد که س اورا سکو مارا سکو
 عهد بزرگناه است - سکا از آن جمله عهد و ایمان است جو هم مین او در مشرکون مین هوینا بنو بعض
 مفسرین نه کیا هو - امام احمد و سجاری نے ابو هريره سے روایت کیا ہے کہ حضرت صلعم فرمایا
 کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے تین شخص مین جنت مین قیامت کو چکر ٹوٹنا - ایک وہ شخص جو کسی
 نام سے عهد دے پھر فدا کرے - دوسرا وہ جو آزاد کو فروخت کرے اور اسکے دام کہا ہو پھر
 وہ جو کسی مزدور بنا کر پیرس ہو کام پورالے اور مزدوری پوری نہ دے کہ مسلم و غیرہ
 روایت کیا ہے کہ قیامت کو دن جب خدا بیٹے اور چیل کو اکٹھا کرے گا تو عہد شکن کہے گا ایک نشان

یہاں ان الذی یسئروا بین المشرکین کما کان یجوز فی حقہ التفسیر انک روایہ احمد و البخاری و ابی
 ہریرہ رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی ثلثہ انا خصم ہم یوم
 القیامۃ رجل اعطی فی حقہ رجلان عرجا فاکل منہ ورجل ساجرا فاکلنا شیئہ منہ العرج لم
 ینہجہ غیرہ مسامحہ غیرہ اذا جمع اللہ الاولین والاخرین فی ما القیامۃ ینفخ کل عباد
 لواء یعرف بقیات ہذہ غلغلہ فلا ین وفلان۔ وروای احمد والبارہ والطبرانی فی الاوسط
 من انہ قال ما خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا قال لا ایمان لمن سوا انہ لہ ولادین
 لذلک عہد لہ ورواہ ابن نجار و صحیحہ کون بلفظ خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال فی خطبہ
 فذلک الحدیث واخرج الحاكم فی صحیحہ علی شرط مسلم ما اقتضت قوم العہد لہ کما انہ یمنہم
 الکحل یش وورر وایت ابو داؤد از صفوان بن سلیم از حیدر بن اسحاق اصحاب رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم آدہ کہ فرمودہ من ظلم ما کھذا او انقصتہ وکلفہ فوق طاقتہ او اخذ منہ شیئا
 ینفخ نفیثہ تا حیحیجیم القیامۃ قسروای بن نجار فی صحیحہ یا رجل من قبلا علی حقہم
 قتله فانما من القتل برحی وان کان المققول کفر او ابرہہ لیلیت برآئک کہ کشتن سعادت اگر چه

غیر اگر کسی سے ۔ وہ بھی ناجایگیا اور کہا جاوے گا کہ بہ فلا نے شخص کا غدہ سے دماغ احمد
 و بزار و طبرانی نے اوسط کتاب کا نام ہے) انس سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت نے کسی کو خطبہ میں
 سنایا اگر میں ہیں کہا کہ جسکی امانت نہیں اسکا ایمان نہیں اور جبکہ عہد نہیں اسکا دین نہیں
 ابن حبان نے ہک روایت کیا تو یہ لفظ کہا کہ آنحضرت نے کو خطبہ سنایا تو یہ فرمایا۔ عاک نے روایت
 کی ہے اور کہا کہ مسلم کی شرط پر ہے کہ کوئی قوم عہد شکنی نہیں کرتی مگر ان میں قتل واقع ہوئی ہے
 جو کسی عہدی ہو ظلم کرے یا اسکا عہد توڑے یا اس سے طاقت سے زیادہ کام لے یا اسکی کوی
 چیز بلا اذن لے لے تو میں قیامت کو اس سے جہگرنیوالہ ہوں۔ ابن حبان نے روایت کیا ہے
 کہ جو کوئی کسیکو امان دیکر قتل کرے میں اس سے بیزار ہوں۔ اگر چہ معتول کا فر
 ہی ہو۔

مسلمان نہ باشد مثل حکام و دولت برطانیہ جہاں عقیدہ جہرامت و پیغمبر اسلام ازناقص
 وہی برست و مردانہ ابن عبد و ابن عباس صحیحہ والفظالہ دتال ابن ماجہ تانہ لجلالہ
 غلامیوم القیامہ و اخرج ابو داؤد و النسائی و ابن حبان و صحیحہ موت قتل نفسا معا
 بیغیرت المبرج رائحة الجنة وان یخرج الجنة لتوجد من مسیرة ماہ عام و فی آیتہ من قتل
 معاہدا فی عہلہ المبرج رائحة الجنة وان یخرجہا لتوجد من مسیرة خمسین مہ عام و
 معنی الکلم تم الرائحة و اخرج الترمذی و قالہ صحیح والفظالہ و ابن ماجہ کہ
 قتل نفسا معاہدا لہ ذمہ باللہ و ذمہ رسولہ قتلہا اخص بالذمہ للذمہ لہ رائحة الجنة و
 ان یخرجہا لتوجد من مسیرة سبیل خیر و ابن اعمادیت ناریت باعلی ہوت بانکہ
 نقض عہد قتل کسیکہ یا عہدیت شدہ است موجب گناہ عظیم و جرم کبیرہ در دنیا
 و سبب رسوائی در آخرت میان اہل مشرک و باعث بیزاری خدا در رسول اوست
 ازین کس و در نقض آن اخف از مردہ و شکستن پیمان الہی و ذمہ رسالت و سنگا ہما
 ست گو یا اینکس تا بن نقض نہ تھا عہد خود و شکستہ بلکہ این عہد کہ در حقیقت عہد

۴ اس حدیث کو ابن ماجہ و ابن حبان نے اپنے نسیم میں روایت کیا ہے۔ ابن ماجہ نے کہا
 ہے کہ وہ قاتل غدر کا نشان قیامت کو اٹھائے ہوئے ہوگا۔ اور ابو داؤد و ابن ماجہ
 اور ابن حبان نے روایت کیا ہے کہ جو کسی عہد میں کو ملا جو غرض مار ڈالے گا وہ بہشت
 کی خوشبو نہ پاے گا حالانکہ اسکی ہوا سو برس کے فاصلہ پر پہنچتی ہے۔ اور ایک حدیث
 میں ہے اسکی خوشبو پانچ سو برس کے فاصلہ پر پہنچتی ہے۔
 اسکے معنی یہ ہیں کہ وہ خوشبو نہ سونگے گا۔ ترمذی و ابن ماجہ
 نے روایت کیا ہے کہ جو کسی عہد کی کو مارا ہو وہ خدا کے عہد کی خوشبو
 نہ پائے گا۔ سو بہشت کی خوشبو نہ پاے گا اور اسکی خوشبو
 سو برس کے فاصلہ پر پہنچتی ہے۔
 کی سو کہ بعض کی پانچ سو کے۔

انگلشہ در مملکت ہند جمعی از رایان و نوابان و دیگر مردم برخواستند و با حکام فرنگ
 معرکہ حرب و ضرب ارستند و میبودہ خیال کردند کہ این جہاد است و نوبت تا آنجا رسید
 کہ زمان و طفلان بچارہ بارہ بارہ مسافرتند و با آتش غم و غمہ سوختند حالانکہ این حرکت
 بے برکت ایشان محض خلاف شریعت اسلام بود و بہر کہ امروز ایشان کنند کہ انہا در زمان
 عذر کردند و حکم او همان حکم آن کس است کہ اہل علم اختلاف دارند در آنکہ ہندوستان بعد
 از درآمدن در قبضہ اقتدار حکام انگلیسی ہا بہر اسلام است یا در حرب فتویٰ حنفیان است
 کہ در اسلام است و چون بہر اسلام باقی ماند جہاد در آن یعنی جہاد بلکہ گناہی از گناہ و کبیرہ
 از کبیرہ باشد و نزد بعضی کہ در حرب است مثل علمائے دہلی و بہر کہ موافق ایشان ہیں
 مدارک و مفہم است پس نزد و سے جہاد و درین ملک با احد سے خواہ
 حکام انگلشہ باشند یا غیر ایشان سرگزروانیت سبب آنکہ
 تا از در حرب بہریت گزیرہ رحل قامت در مملکت دیگر از دیار اسلام نیندازند و بہر
 و از الحرب نشینہ جہاد کردن مذہب حدی از مسلمانان قدیم و حدیث نیت علی او
 آن برائے جہاد شرط سختین بیعت کردن است بآکسے کہ او صاف امانت بر وجہ کمال
 و ہمت باشد و اہل حل و عقد از ترا پسند کنند و مردم دانشمند صاحب راس امانت او را
 قبول دارند و بعد از بیعت پر دست او اگر دیگرے دعوی امانت کند با غی و حیل القتل
 و در مان معرکہ زن و طفل را نکند و این ہمہ شرط در زمان عذرند کہ در یک قلم مقفود بود
 و تا زمان حاضر وقت موجود نیز معدوم است بسبب بنیائی شریعت اسلام بچیکے را از مسلمانان

۱۰ بہر سبب پہلی شرط جہاد ہے کہ جس قوم سے جہاد کرنا چاہیں انکو ملک و عہدین نہیں کہیں کہ اس وقت تک
 نہ کہ اس سے لڑیں تو بلاشبہ غادر و مفسد بن گویں گے کہ اگر نہ گشت کہ عہد و سلطنت میں یا اس سے پہلے
 ان سے جہاد اس خیال کے کہ وہ اپنے مذہب کے بانی ہیں کہ نہ کہ مستحق ہے کہ اس ملک میں رہے اگر کوئی نہ لڑے
 لڑیں۔ یا لڑنے والوں کی کسی نوع سے نہ کریں۔ یہ بہر بہت توجہ کو شرط کے لائق ہے۔

خلفہ

بندورین مملکت جهاد نمودن بلکه اندیشه آن در خاطر گذرانیدن نمی رسد و هر که میدان
صف آرایید یا بجمع مردم بپرواخته آتش جبال و قتال را فرود و می و در حقیقت خلاف
منشار شترع خود کرده باشند و با میدان دروغ جان و مال خود و دیگر مردم را بر باد و او
و نذرتند که اجر هیچ عمل که از بر بے خدا کنند و در آن ریاضی ثواب: ارتد حاصل نمی شود
مگر وقتی که آن عمل موافق حکم خدا و رسول او واقع شود و چون وقوع آن بر مقتضای
آمال و امانی خود باشد و باقیود شترع کار نماند غمزه آن چیز خسران دنیا و آخرت و گیر نیست
ما را عجیب می آید از آن موالی هندوستان که در زمانه صدر فتوی دادند با مکه جنگ
با حکام وقت ثواب دار و در حکم جهاد دست آخر اخذ این فتوی چیست ^{بنا بر این} و نشان دهند
که در وقت واحد در ملک واحد تعدد ائمه جهاد و قتل نشوان و صیبا بکدام دلیل از حدیث
و قرآن ثابت است طرفی تر آنکه بیشتر امر او این نبیاته نبود بودند که امامت آنان و هیچ
مذهب از مذاهب اسلام صحیح نیست علاوه اش غالب مردم فوج که با سکرانگریزی نیز
محرک طرف و مقابل شدند مسلمان نبودند و اگر گیریم که همه نام اسلام و اشتد ما هم این حرب
و ضرب نمی تواند شد تا وقتیکه ازین مملکت بدر رفتند که ام مملکت و گیرند اگر سلطان آنجا مسلمان
باشند هجر و سکن خود نمایند و امامی عادل متصف با اوصاف امامت بهم نرسانند و این
چنین امام خود درین زمانه غیر الوجود است تا آنکه اگر هست بر می ملوک اسلام که امروز
حکمرانی در جهان میکنند صفات امامت در خود حاصل ندارند تا یکسکه با عیان زمانه عند
و واقع طلبیان دولت خواه ملک ستان را بر سر خود امیر گرفتند و همراه او آتش فتنه افروخته
نامش جهاد نهادند - و باین بوسیله عام خود را و دیگر حقه را بر باد انداخته رسد و لهذا
محققین اهل علم معارک جمعی از ملوک اسلام را که از بر بے ملک گیرند بت قتال جبار
افراخته اند مثل تیمور لنگ و امثال بے داخل جهاد نهشته اند علامه شش کانی در بدر

† هر شخص ملک بمن این یک علیل الله الامم بود که نهد و تا که المحدث کا انکی تحقیقا و تنفیفا بهر است اعتماد بود

بدرِ طالع در زیرِ ترجمہ میورند کہ حکایت فرمودہ کہ وہی در مجلس خود از اہل علم پرسید کہ انہ قتل
 مشا و منکم من قد قتل فمن فی الجنة ومن فی النار بل قتلا نا او قتلا کم یکی از علماء حاضرین چون چو
 کہ در حدیث آید است کہ الرجل یقاتل حمیة ویقاتل شجاعة ویقاتل لیربی مسکانہ فمن قاتل لتکون
 کلمة اللہ ہی العلیا فهو فی الجنة او کما قال یعنی اصل مقصود از جہاد و اعلا کلمہ خداست نہ مقاتلہ

† تم میں سے اور ہم لوگوں سے بہت لوگ ماری گئے ہیں بہر ان میں سے بہشتی کون ہوا اور دوزخی
 کون۔ بہارِ مقبول یا تمہارے۔

‡ ایک شخص حمیت و جوش سے ادا ہے اور ایک شجاعت اور اپنی جگہ دکھانیکو۔ یہ جو خدا کا بولنا
 ہونے کے لیے لڑے وہ بہشتی ہے۔

نوٹ لایق توجہ

۴ اعلا کلمہ خدا اسی جہاد ہے مقصود پھرایا جاسکتا ہے جو جہاد اپنی شرط کو ساتھ ہی
 محل میں تحقق ہو اور حکم دین اسلام وہ جہاد شروع ہو۔ اور جو جہاد بدون شرط
 اور بے محل یا جہاد ہے جیسے کسی ملک کی رعایا کا اپنے بادشاہ سے (گو وہ غیر توہمیت
 چنانچہ رعایا ہند کی نسبت برٹش گورنمنٹ ہے) جہاد یا کسی اسلامی بادشاہ یا سکی رعایا
 کا اپنی عہد اور صلح و انون سے (گو وہ غیر مذہب ہوں) جہاد وہ جہاد شرعی جہاد نہیں
 بلکہ ہر امر فساد ہے۔ اس میں اگر کوئی اعلا کلمہ خدا کی ہی نیت کرے۔ اور اس سے
 یہی اعلا مقصود پھرا تو اسکی نیت و مقصود بے محل ہیں اس سے اسکا جہاد شرعی
 جہاد نہیں ہو سکتا۔

نہ ہی جہاد جو اسلام کا ایک فرض ہے میں اعلا کلمہ خدا کو مقصود ہونے کو یہ سننے میں نہیں
 کہ لوگوں کو کلمہ (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) جہاد پر مابین اور جو کلمہ نہ پڑھے
 اسکو قتل کر دالین۔ ان دونوں فعلوں سے اسلام میں صاف ممانعت آچکی ہے۔ بلکہ

سہ دیکھو آیتہ کہ اکرام فی الدین اور احادیث ممانعت قتل نسوان
 و میہمان وغیرہ۔ حاشیہ الحاشیہ۔

اس کے معنی

از براہی طرفدار می یکدیگر و اظهار شجاعت و ناموری خود و این مقصود بعد از آنجا که از آنجا که
 و قیود مذکورہ در جہاد دست و این ہمہ درین زمان منفق و دست پس حمل این ستر و بقیالاست
 کہ در عزم بلوغ و فتن و محن رو میید بد و غالب غدرو فرسوا از بر ہے آن مید شو و بر جہاد ستم

اسکے ستم یہ میں کہ اس کلمہ اور ان لوگوں کو جو اس کلمہ کے قابل میں خیر و نیک مزاجت
 ستمی بجا دین اور ان مزاجوں بے جا دست اندازی کرنیوالوں اہل اسلام کو ستاویا لونیو
 جنگ کر کے اس کلمہ اور اسکے لوگوں کو عزت دین اور اس عزت و شوکت کو ذریعہ ستمی قرار دیا
 اپنی گروہ میں شریعت احکام وحدہ و جاری کرین اور ان احکام وحدہ و کلام و احکام میں
 لا دین۔ اس معنی کی تفصیل در اس پر دین ہمارے رسالہ قصص فی مسائل الجہاد میں بخوبی مذکور ہے
 جسکی شاعت میں اب تہوڑی زیادتی ہوا اور یہ کلام اصل از اس سید احمد خاں بہادر کے رسالہ جواب
 ڈاکٹر منتہر صاحب میں ہی موجود ہے۔ اس معنی کے علاوہ ہر ایک مذہب و ملت کو کوکلیتاً
 مذہب کے لئے چاہتے ہیں اور اسی اعلیٰ کے قصد و نظر سے مذہبی لڑائیاں کرتے ہیں۔
 آنرا یہ سید احمد خان بہادر اسی رسالہ جواب ڈاکٹر منتہر صاحب میں فرماتے ہیں
 یا جہادی وہ شخص ہے میں جو نہ تخصیص کسی قوم و فرقہ کو ایک مذہبی لڑائی میں شریک
 مہر جائیں۔ سابق میں تمام فرقوں میں جہاد ہر جگہ میں اور اب ہی موجود ہیں جو مذہبی
 لڑائی پر مشتمل نہیں بیت المقدس میں ہوئی تھی اس میں عیسائی ہی جہادی تھے۔
 اس کلام سے مقصود وہ ہے کہ مذہبی جہاد یا اسکی عرض ومعنی (اعلام کلمہ خدا) کو اہل
 اسلام کو کچھ خصوصیت نہیں ہے۔ جس عرض ومعنی سے اور تو میں سابق میں
 جہاد کہ چلی ہیں اور زمانہ حال میں کرتی ہیں۔ اسی عرض ومعنی سے اہل اسلام ہر جہاد
 جہاد کرتے ہیں اور اسکو اپنا مذہبی فرض سمجھتی ہیں۔ پس ان اقوام کا اہل اسلام پر
 ہمہ الام کہ انکا جہاد مذہبی مزاجت بجا اور جہاد رو کی عرض سے ہو کیونکہ قرین
 انصاف خیال کیا جاسکتا ہے۔

شرعی دور از متصو دست و صاحبان متحن ابرو و تسمیہ باسم مجاہدیت و اہذا بن عربیہ شاہ
 در عجائب المقدور و سیوطی در تاریخ الخلفاء ہذا تمیم و مظاہر بودن معرکہ او کہ جہاد و شن نامید
 بود بر و ختم اند و پدہ از رخ شاہدہ عابرو شہہ علماء اتفاق کردہ اند بر آنکہ احکام شریعت تعلق
 بجز اسم ندارند بلکہ بحقیقت آن شہہ و اسمار اور تحویل احکام اسلام تا تشریح نیت شہہ گانہ
 در فتح ربانی نوشتہ احکام شریعتہ لاتعلق بجز و الاسم بل بالحقیقہ لذلک لکاشیہ قال
 و الاسمار لاتا تشریہا فی تحویل الاحکام الشرعیہ باجماع المسلمین و در کتاب تبتیہ الامثال
 علی عدم جواز الاستیمانہ من خاص الاموال تصریح فرمودہ است بانکہ این حروب کہ میان

+ ان مفسدین بلوون کا جہاد شرعی جہاد کہیونکہ یہ مسکنا جو جماعت میں انکرین
 حالت جہاد میں اور اس سے پہلے اور پہچہ شریعت اسلام سے خلاف رہا ہے۔ اکثر ان
 بلوون میں خصوصاً مفسدہ ۷۵۵۸ امین ہند و پور سے اور راجا اور راجہ تہہ جنگوں
 اسلام سے تعلق مخالفت شہی اور جو لوگ نام کے پیر و اسلام ہو اکثر وہ بھی شریعت سے سرکا
 تہہ کہتے تھے۔ عین جہاد میں انہوں نے وہ کام کیے جسے شریعت اسلام بہا کہید مانع ہے۔
 جیسے بچوں اور عورتوں کو قتل کرنا۔ عورتوں سے بد فعلی کرنا۔ اپنے ہی بادشاہ کا مقابلہ
 کرنا و علی ہذا القیاس۔ اگر وہ فتح و فیروزی پاتے تو وہ ملک ہندوستان میں بجز سکے
 کہ سو سو و دو سو سو جہادوں کر لین یا محمد شاہ یا بادشاہ کی طرح تاج و تگین اپنی عمر
 پیش بیکرین اعزاز و اکرام شہایر اسلام و اقامت و احترام حد و اللہ کیا کرتے۔
 اور ان کے بیچن سابق طالبان دنیائے کیا کیا۔

جو احکام شریعتہ صرف نام سے تعلق نہیں کہتے کہ (بیم جہاد ہو اور وہ مارا)
 بلکہ حقیقت سے متعلق ہیں (جو واقعی جہاد یا نام نہ ہو) ناموں کے احکام شریعتہ
 کی تبدیل میں بالاتفاق تا تشریح نہیں ہے۔

ملوک واقع میثو و از جنس جہاد نیست بلکہ فتنہ جاہلیت است فقال دعوی اللہ انما النزاع
 فی اخذ شئی من اموال الرعا یا زیادۃ علی ما فرضہ اللہ علیہم فی اموالہم یا اخذہ
 السلطان طوعا و کرہا و ضواہم الی و قد یاخذون ذالک فی جہادات لا
 قاتی للرعیۃ ینفع بل فیہا اعظم الضرر کما یقع بین سلاطین الاسلام
 من الحرب علی بعض البلاد هذا یدید ان تكون الولاية فیہا له والاخر یدید
 ان تكون الولاية فیہا له وان هذا لیس هو من الجہاد الذی شرعہ اللہ
 و ندب عبادہ الیہ بل هو شئیہ بالجہاد الجاہلیۃ و کثیرا ما یقتل اجناد
 هو لای ضعفاء الرعا یا و یاخذون اموالہم و ینتکون حرصہم و تنفقون
 معارک جاہلیۃ و قتلات طاغوتیۃ فلیس هذا الا من انظلم البیت و الجور و الخالص
 انتمی - و این عبارت نص است بر آنکہ معرکہ غدیر ہند از طرف جنود منصرفہ و جہاد
 و حرب الیثنان ظلم خالص و ستم صرف بود نہ جہاد دینی و غزو شرعی و ہین است
 حکم دیگر حرب کہ از اہل اسلام برخلاف مقصود شرعہ واقع شود و کیف کہ معرکہ مذکور

+ آپ فرماتے ہیں تمام سپہیں جو لوگوں کو مال قدر و بیعت سے زیادہ بادشاہ (اسلام) لیتے ہیں
 خواہ وہ اپنے آپ دین خواہ جبر سے خواہ وہ اسمین رضی ہوں خواہ انکار کریں۔ ایسی ہیال
 بادشاہان اسلام اور جہادوں میں ہی سلیتے ہیں جنہیں رعایا کا کچھ نفع نہیں بلکہ باضر ہے
 جیسا کہ سلاطین اسلام کی باہمی لڑائیوں میں واقع ہوتا ہے ایک زمین سے جانتا ہے میں برقرار
 ہو جاؤں دوسرا جانتا ہے میں ہو جاؤں۔ یہ وہ جہاد نہیں ہے جو خدا تعالیٰ نے مشرور کیا
 اور جسکی طرف لوگوں کو بلا یا ہر بلکہ یہ ان لڑائیوں کے مشابہ ہے جو زمانہ جاہلیت میں ہوا کرتی
 تھیں۔ بہت دفعہ انکو لشکر کی ناتوان رعایا کو مار ڈالتے ہیں اور انکو مال لوٹ لیتے ہیں
 اور حرمینین ہتک کرتے ہیں اور انہیں باہم زمانہ جاہلیت کیسی لڑائیاں اور سرکشی عالمی
 خونریزیان ہوتی ہیں بجز ظلم محض اور جور خالص اور کچھ نہیں ہے۔

سبب آفات بسیار از برای رعایا می شد و امن و آسائشی که بود دولت انگلیس بر کم
 و مر حاصل شد یک قلم از دست رفت و جہاد از برای امن میباشند از برای نقش و محض شوکافی
 راجع الی اللہ تعالیٰ جا میگویم بیان عدل حکام پر و اختہ آنجا از برای سلاطین عدل مثال حکام طانیہ
 نوشته و گفته کہ اگر زیادہ نمی توانند شد باری مثل فرنگ در اصلاح رعایا و امن بر انا و رفاه عام
 و نفع انا میباید بود و این شہادت است بانکہ قوم فرنج درین امور مقدم است بر جمہور
 اہل دیور چون در مسند غزوہ جہاد کہ در بند در زمان انحراف جنود با بہبود از دولت عالہ طانیہ
 واقع شدہ ہمارہ مردم عوام با خود قیل و قال دارند ہر یکے لیونو رسع میرود و بلایان فتنہ
 دیگرگون میدند احدی کتبیقت کار نمیرسد لاجرم درین مقام آنچه بنظر را قلم را حج و صحیح
 نموده نوشته آید قبول آن و بدہیت و توفیق بدان بدست خداوند حقیقی است۔
 او نیز جامع کتاب ہدایت السیائل ^{۱۱} محمد بن عبد الوہاب نجدی احسبکی طرف موحدین و متبعین
 ہندوستان کہ نسبت کیا جاتاہے کہ حقیق فراتے ہیں و رسایل او معروف است انا و دیار
 ہند تو الیف اون توان یافت اللہ ماشاء اللہ تعالیٰ و درین رسایل قول مقبول مردود ہر دو
 و اشہر منکر تبروی و و **حاصلت** است یکے تکفیر اہل ارض بجز و تفتیحات کہ دلیلہ بران نیست
 و دم تجاری بر سفک و ماہ معصومہ بلا حجت و بلا اقامت بر مان و دیگر خبر نیات کہ تابع ایران
 ہر دو حاصلت باشند حقیر اند۔ اور **اصحیح ۱۱۶** محمد بن عبد الوہاب کہ اہل سلام کو کافر کہنہ
 غلطی اور منتشر غلطی بیان کر کے ص ۱۱۶ میں فرماتے ہیں و ازینجا معلوم شد کہ غالباً را حکم جا
 نباشد و برین قول اطلاق اہل علم از سلف و خلف و جملہ حدیث و آثار بودہ و مذہب ایشان
 قطع بقیع بدعہ و انکار محدثات و انکار بر اہل اوست و ما انکار نمی کنیم بر کفری کہ تکفیر
 فاحش البدعہ میکنند بلکہ اورا بحال او میگذاریم و تولدہ ما تولدے و توقف میکنیم و رد
 و علم او و حکم خود را در حق و سے سپرد خدائے سبحانہ سے نہیں سمجھتے و حج
 یکے خوف عظیم کہ بران و عید شدیدوار و شدہ و از پنج صحابی و صحاح با کثرت طرق

و شواہد جرمہ متبرک سے گشتہ فی الصحیحی میں عن ابی ذر مرثد عن عمار بن عبدیہ قال قال اللہ
 او قال علی وال اللہ الاحاسر علیہ و ہم امر انحضرت مسلم بن عبدیہ عن خصیصہ من اناس
 مرفوعاً آتہ فلا ت من اصل الا یمان الکف عن قال لا الہ الا اللہ ان لا تکفر بان
 ولا تخرجه من الا سلا ما اخرجہ ابو اود فی الجہاد ابو یعلی و ابن عدی
 و اقل احوال ابن حدیث آتت کہ من باشد و وزیح کبیر طبری از ابن عمر مرفوعاً آتہ کفر
 عن اهل لا الہ الا اللہ لا تکفر ہم بذنب من کفر اهل لا الہ الا اللہ فہو لا الکفر اقرب و ارفق
 صحابی ببارائتہ در کتب شری مرفوعاً آتہ در نہ صہا اقتلتہ بجلان قال لا الہ الا اللہ ما تصنع بلا الہ
 الا اللہ و این روایت علاوہ سبعہ مذکور است و صحابہ بر آن عمل کرده اند عن جابر بن عبد اللہ
 بل کنتم قد عون احد من اهل القبلة من کفر فقال معاذ اللہ و جنح کن ذلک
 اخرجہ الطبرانی فی الکبیر و ابو یعلی سہوم عفو کردن از خطا و آیات و آحادیث درین

۱ جو کسی کو کافر کہتا ہو یا خدا کو دشمن وہ کہتا ہو کسی طرف غایب ہو تا ہے (یعنی اگر وہ ویسا ہو)
 ۲ تین چیزیں ایمان کی چیزیں ہیں لا الہ الا اللہ کہنے والے قتل وغیرہ سے رک جانے
 نہ ہو کافر کہو۔ نہ کسی گناہ کے سبب ایمان سے نکالو۔ باقی دو چیزوں کا ذکر مرفوع
 نے بنظر اختصار چھوڑ دیا ہے انہیں ایک جہاد ہے (انہی شرط و تفصیل سے جہاد کو
 و بیان سے مضمون میں بخوبی پہنچ جائے گا کوئی فرق لفظ جہاد اس مقام سے نہ لے لیا گیا) دوسرے
 # لا الہ الا اللہ کہنے والوں سے رک جاؤ انکو گناہ کے سبب کافر نہ کہو جو کوئی لا الہ
 الا اللہ نہ کہنے والو کو کافر کہو گادہ آپ کفر کے قریب ہو گا۔

و کیا تو نے سکو لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد بارگاہ الہیہ کو لیا گیا یعنی قیامت دن جابری
 جابر سے کسی نے پوچھا تم صحابہ کسی اہل قبلہ کو مشرک کہا کرتے تھے۔ انہوں نے
 کہا معاذ اللہ اور یہ بات مشرک کہہ کر ہمت جہم کہتا ہے اس سلسلہ عدم تکفیر اہل القبۃ کی
 تفصیل اشاعہ السنہ نمبر ۱ جلد ۳۴ میں دیکھنی چاہیے اور سکا تہذیبہ کفر و کافر میں

جو کافر انہی سے کہتا ہے

باب بیسار سہ و ظاہر آست کہ اہل تامل خطا کار اند و علم بتجدد ایشان حاصل نیست زیرا کہ
 از جنس علم باطن است کہ خبر خدا کسی ترا نمیداند چہا ہم آنکہ ہر گاہ خارجی انخرفت علی اللہ
 تعالیٰ علیہ وآلہ و بارک وسلم را گفت اھل را یا شھد و اللہ ان ہذا قسمۃ عما اورد
 چہا وجہ اللہ و تکلم باقیم کلام و ظن با سو و ظنون کرد تکفیر و یفرمود اگر تکفیر میکرد
 قتل او و چہی شد زیر اگر وی بہ شہادت حق باقی بود ہمین تجویز ذنب بمعصوم کرد
 و لکن کا طرب بن بنتہ را با وجود موت باہل کفر تکفیر فرمود حال آنکہ بنص تلقون الیہم
 بالہودۃ توتلی او بہ و ثابت گشتہ نیست کہ وہا کہ موالات حجرہ یا جامع ہا است کہ کافر بہ اجبت
 کفر و عاصی را اجبت عصبیاً و محو دست دارد و بلا غدر و مصلحت شیخہ آنکہ او تعالیٰ کفر فرمودہا
 بر تخریم تفرق در کتاب عزیز و عبارت کثیرہ شتی در کتاب و سنت مطہرہ درین بارہ وارد
 شدہ و ہمچہ چیز فاحش تر در تفرق از تکفیر باید کہ عملاً کہ معارضہ او بمنزل ممکن است و بلا
 توصل بہ جمع کلہ توان کرد نیست و نہ چیزے علم تر از تنافر و تعاونی و تباین باشد
 و در وی ضعف سلام و تقلیل مسلمانان و توہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم
 اتقوا اللہ حق تعالیٰ کہ دلائم حق الا و انتم مسلمون و اعتصموا بحبل اللہ
 جمیعاً و لا تفرقوا ہ تا آخر و آتہ کریمہ و بعد این سر و آتہ و لا تکلونہا کالذین نفرسوا
 و اختلفوا من بعد ما جاء تصد البینات واقع شدہ و در قرآن کریم ازین زمین
 کثیر طیبست و لا تنازعوا فہم و اذ قلنا ہب دیکمہ و قولہ ان اقموا الدین و اتقوا اللہ

□ اے مجاہد انصاف کرو۔ تمہاری اس تقسیم زمین خدا کی رضامندی مطلوب نہیں۔
 + ایمان والو خدا سے ڈرو جیسا کہ چاہئے اور سوائے وقت تک مسلمان رہو اور اللہ کی سزا
 (یعنی دین) کو لگ کر تہ مارو اور آپس میں بیوٹ نہ ڈالو۔
 # اور ان لوگوں کے سہ نہ جاؤ جو متفرق ہوئے بعد اسکے کہ انکی پاس احکام و لٹا بیچے۔
 ++ آپس میں نہ مارو نہ بزدل ہو جاؤ اور تمہاری عزت جاتی رہی دین کو قائم رکھو اور اسکا پھل

توہین ہے جس کے عوض و سزا دین جو اس سے سرزد ہوئی۔

وَقَوْلُهُ الَّذِي خَرَقَ ثِيَابَهُمْ وَكَانُوا اسْتَيْجَالِسْتُمْ فِي رَيْبِهِمْ وَاصْلَحَ مِنْتُمْ
 البين افضل از عامه صلوة و صيام و افساد دوست که خالق باشند نيگويم حاله موی است
 ليکن حاله دین و احادیث صحیحہ کثیرہ متواترہ درین باب بسیارست ششتم آنکه توقف از
 تکفیر نزد تعارض و شبهه اولی و احوط باشد زیرا که خطا در وقف بر تقدیر بودن او
 تقصیر است در حق از حقوق غنی حمید واسع العفو السبح الغرحاء و ادحم الوجوه
 و احکم الحکماء تعالی نشانہ و خطا در تکفیر بر تقدیر وجودش از اعظم جنایات
 بر عباد مسلمین مومنین و مضاد حجت و نظر موجب الہی است و فی ذلک احادیث جمیعہ معتبرہ
 آنکہ خطا در عفو بہتر از خطا در عقوبت باشد و از قرآن عظیم معلوم میشود کہ اللہ تعالی
 ذم خاطر نگردہ چنانچہ در قند داؤد و سلیمان ذکر کریمہ اذ لیکمان فی الحرف و لالت
 بران و همچنین در قصہ ابراهیم و لوط یا ابراهیم عرض عن هن ا و در قصہ عیسیٰ و ان
 تغفر لهم و در صلوة و استغفار را حضرت صلیم پر منافعین حال آنکہ طریقه اسلام وقف
 است در حق کسیکہ بدعت وی فاحش گشتہ و مقارب کفر گردیدہ و لای او نباید و نہ بر کسی
 او و عا برحت و مغفرت نشاید مگر آنکہ مسلمانان بطور حذر از او را اعداء اللہ و باطن گریز نمایند
 و پناہ بخدا از آنکہ دشمنان او را دوست داریم بکہ انکار بدعت او نشان میکنیم و آدمی تو انیم
 کراہت و نہی دتبری می نمایم از ان و خدا گو اہ است و عالم الغیب آگاہ کہ ہرگز و دستار دشمنان
 او نیست مگر عدو او ہستم و انیم انیم اللہم حاصلیت من صلوة فعلی جن صلیت و حاصلت من لعن
 فعلی من لعنت اخراجہ احمد و الحاکم و صحیحہ و این حدیث شاید صحت اعتقاد و اجالی دفع
 اوست حاصل آنکہ تکفیر اہل ارض عموما و بنا بر اراقت و ما معصومہ بران پیغمبری مذموم نامزد
 غیر ثابت از شرع شریف است ۔

اور پص ۱۱۹ موحدین و متبعین ہندوستان کی تاریخ بیان کر کے انکو وہ ثابت سے
 متمم ہونے کی وجہ بیان کرتے ہیں انکا وہ بیہ ہندس از حال ایشان و مخالفین ایشان

+ نہیں نے دین میں بہت بڑا الی اور گردہ گردہ ہو گئے تو انہیں سے نہیں ۔

میسر که عجیب و جمل مرکب نصیب ایشان شده توقع اخلاص از آن علی مراد بود منقطع گردیده
 اجمالا حکایت مابرسه ایشان اینست که آدرهندوستان اسلام آمده مسلمانان اینجا بجهت
 جلوت حکم الملک والدین قواصان والناس علی دین هملو کهم خفیه بخت بودند و در
 متظاوله برین حال گذشت تا آنکه در عهد سلطنت تیمور نیز رواج علم بیشتر شد و علما و فضلا از
 هر جا مطلوب شده بمناصب گرانمایه از قضا و افتا و ممتاز شدند و طرح اقامت درین کشور
 انداختند و چون طلبه علم بهر سیدند و گرم بازاری علوم نقلیه و فنون عقیده شدند تا آنکه در عهد
 عالمگیر بادشاه فتادی بنده بنام او تالیف شد و جمعی از اهل علم که بمنجه ایشان بگویند
 عبدالرحیم دهلوی والد بزرگوار شاه ولی حدیث و بلویت قیام بسراجام این مراسم کرد
 و این کتاب دستمال مفتیان و قاضیان گردید و از هند بعب در روم رسید و عالمگیر شاد چون
 آن دور آتشد شاه ولی الدمدت که در علم و عمل همسر خود در عرب و عجم نداشت و خاندان او
 حنفی مذہب بود و از اولاد عمر بن خطاب رضی اللہ عنہم در تالیف خود و تخریج و تفریح را مقرب
 داشت و تفریح را تابع تخریج کرد و برین بنیاد مسائل اعتقادیه و احکام فروعیه اقوال ضعیفه را
 از تحویله جدا کرد و تمام اهل اسلام را بدست بسوسه اتیان نمود و در غیر مخصوص تابع خفیه ماند و بیشتر
 آنرا از لب مفصل ساخت و جاده تطبیق و توفیق در مذہب اربعه با تقدیم احکام سنن بسوز
 و بعد از وی بسوزش هم برین نوع قیام کردند و در فتوی و قضا اتباع سنت را مقدم داشتند
 و حق تعالی اینها را با علم کامل عقل شامل بهم بخشیده بود کار خود کردند و نزاع در میان نیاید
 چون در اوایل سال سیزده صد از هجرت رنگ گیتی اگر کون شد نیاید بر برهمنی سلطنت اسلام و طواف
 الملکی و قلت علم و شیوه جمل و کذب و زواج طرائق متصرفه و اقصیاء بر درس فنون عقلیه آنها که
 و ران و مردم مبالاات بخدمت سینه عجیب ضعیف اسلام و قوت رسوم کفریه و مشرکیه و بدعیه پیدا گردید
 ناچار حق تعالی محمد اسمعیل بن عبدالغنی بن ولی الدمدت و اصحاب و جناب و تلامذہ و تابع
 ایشان را بسوسه بدت خلق توفیق خیر رفیق گردانید و ایشان دعوت خلق بسوسه دین حنفی که از روم

وہو رہندرس شدہ بود و بچکے آن شرک و بدعت نشسته کردند ہرچہ حق چہ وہ ہندو در ترویج
 شریعت حقہ بود بزبان و بیان و تالیف کتب رسایل بجا آورند و عمل بکثرت را جلوہ آستین کرد
 نظر زمانیان دادند فوج فوج خلق بیکت خلوص نیت و وعظ سرا با رحمت و امنیت ایشان را
 شدند و توجید را از شرک و بدعت را از بدعت باز شناخت و انار کفر محو شد و مساجد و مدارس
 معمور بجاوت و عالم گردید کہ هنوز آن برکت از دور و دیوار بند نمایانست و شمال باران برین
 اہل ایمان ریزان چہ از علمای سواد نیاطلب پذیرا و گمان گسطنیت بد مشرب کہ در معاش ایشان
 ازین اصلاح عقاید عامہ فتور دست بہم داد و کثرتشان و حظرت بہ خود دیدند بدانکہ آن
 برخاستند و برای تخریش عوام و اغویہ انام این جامعہ را منسوب بونہ بیہ ساختند حال آنکہ
 نیک میشانند کہ خاندان محمد بن عبدالوہاب بیت علم خاندان بود و خاندان ایشان بیت علم خفیر
 ست و ایشان را با ایشان ہمچہ علاقہ تلمذ یا ارادت یا مہوطنی یا صحبت یا معرفت گاہی ہر دو
 پس الصاق این جامعہ ہند بجامعہ اہل نجد یعنی ہمہ و از کجا صحیح ہے تو اند شد بلکہ ہنوز با وجود
 انقضای عہد سعادت ہمد ایشان کہ ام کتاب یا رسالہ از مؤلفات اہل نجد در ہند و ہند
 عصابہ بالخصوص مروج نیست از ہند تا نجد مراحل بعیدہ و سنائل شامیہ در میانست
 و بحر محیط حاصل و طریق آمد و شد یکدیگر مسدود و ہمچنین در اخلاق و عادات معاشیہ و معاہدہ
 میان ہند و ہون باین علاوہ آن گاہی این جامعہ تقریر او تخریرا ادعائی و دہیت خود کرد
 و نگفتہ کہ انحصار حق در طریقہ اہل نجدست یا ما و اہل نجد ہم مذہب ہستیم اینک تصانیف علماء
 دہلیہ موجودست ہر کہ شک کند در آن نظر نماید و دلیلہ از ان بیار و تا جواب دادہ
 شود مجر و او عا و محض انفرامفید نمایند و کاری از پیش نمی برد۔

اور بعضی اسامی کہ بی گنہ کے کنی اور وجودات و معانی جو لوگوں نے اپنے خیال میں طہر
 رکھو ہیں بیان کر کے اخیر میں فرماتے ہیں کہ ہندوستان میں وہابی کوئی نہیں ہے چنانچہ لکھنؤ
 میں و بالآخر انہما آتے کہ درامہ ہند یہ ہر جامعہ و دہیت جدا گانہ تراشیدہ اند شکر و شکر

دو آب و بانی کسی است که گویا برستی و تعزیر داری و استعانت با اولیا و تصور شیخ و مجلس مسلا و
 شیخی و نداد رسول صلعم و امثال آن نمیکند و در حیدر آباد و بی آنست که سیندهی سنی
 نوشند و سیر و میل تا نیم ساق می پوشد و ریش نمی تراشد و مقید صوم و صلوات است و نحو آن دور
 بند زمینی و بانی کسی است که شیخ عبدالقادر و جیلانی جنلی المذنب را منتصرف در عالم اعتقاد نمی کند
 و انکار انفراد و محافل موالی می نماید و نزد اهل یورب از بلاد مشرقیه هند و حرمین شتر نشین
 و بی آنست که تقلید نهی خاص از مذاهب اربعه که محدث بعد فزون مشهور و لها بالیخیر است
 نمیکند و عمل سنت می نماید و نزد جمیع و بی نام کسی است که جامع این خصال باشد و در بند
 لفظ و بی متقابل لقب مبتدع می شود و مبتدع کسی است که تعصب و تقلید ندهد می کنند
 و عمل کدیت را جایز نمی دارند و تعظیم مشایخ و اولیا و زیارت فرات الزمان بقصد
 استفاده از روح اموات با اعتقاد تصرف نشان در عالم ناسوت و اطلاق بر خبیثات قدم
 اقامت افشوده اند و انواع نمرک و بدعت مقول و معمول ایشان است و لازمال میان جهاد
 فریقین صفا تعصب نشد و با تکفیر و تضلیل یکدیگر روز افزون و زلازل و قتل و قتلین
 پدید است و درین حصین حصین آنچه حق بخت و صدق صرف بود پنهان ماند الا اشارت الله تعالی
 و از اعظم مفاسد فرقه مبتدع و مکاید این قوم یک آنست که در اول آن حکام انگلیس که
 که باو شاه حال هندوستان اند حالی و زبان سخن کرده اند که زمره موسوم به بانی بدعت شمشا
 و در اندیشه کشتن شمشا است و حکمرانی شمارا بدل نمی پسندد حال آنکه بر فرض محال اگر
 ایشان و بانی باشند تا هم این معنی بوی از راستگویی ندارد زیرا که برین تقدیر پندارند
 نزد و بانی دار الحرب خواهد بود و دار الاسلام و جهاد و مغز و در عین دار الحرب نکالت
 اقامت در آنجا نزد ایشان جایز نیست و در غدر هندوستان کسی که نیام نهاد و جهاد
 بجنگ برخاستند خطا کی فاحش کردند زیرا که شرط جهاد مطابق کتاب و سنت می باشد
 نشده و اگر است بر کسی مقصود بسیار از این جهاد و دین برستی نبود و سودا نام ملک

ستانی و حصول مرز باقی بود الا من رحمہ اللہ تعالی و آن جماعه قلیل که بخلوص نیت و حسن عاقبت جان خود درین بلواتی عام فنا ساختند گرفتار اشتباه و خطای اجتهاد می شدند و العلم عند اللہ علی حاصل آنکه در هندوستان کسی بانی نیت و تسمیه اهل اتباع بود باینکه حکم بحت یا تنگم صرف مبنی بر غرور و خدع و زور و تعسف و جورست پس بس و اتباع سنت هرگز قاضی بفساد و مفتی بجهاد الا آن در بلاد هندی نیت باقی ماند آنکه نفس جهاد با کفار و فضیلت آن در شرح اسلام ثابت است و ایقاع آن بر وجود بشر الطبیح صحیح ملتوی پس هیچ مقلد و متبع و و بانی و مبتدع در آن مخالف نمی تواند شد و حکم غرور افسوخ ثابت نمی تواند کرد و مجرد نبوت و صحت کلام حکم در تشریح مستلزم وقوع آن عقلا و شرکائست غرض که القار این و سبب و سبب از طرف طائفه مبتدع در اذن حکام انگلیسی مبنی بر امضاء اسرار نفوس آماره و توپین مسلمانان رست باز دست کردار و حصول زخارف فانیه و نیابری خود محروم ساختن غیر از تمتع مستعاریت و حکام و که عارف بدین اسلام و احکام اهل ملت نیستند اگر کیفیت و نوشته ایشان دار و گیر جامع مومنین و عصابه متبعین کردند و میکنند مغز و راند اما ایشان را سجات از وزیران کذب و بهتان و وبال این طائفه کبری معلوم بگذرید و شنید و باشی که باورش کردار بد و کینه فعل بود خود بهرین دارنا پایدار یافتند و آنچه کاشتند همان در و گردن زدند تو هم شب را بسری می بری ای شیخ کم فرصت که گرفتار سوختی پروانه آتش جلانی را بد و لطمه ماقبل دیدی که خون ناخوش بود و شیخ را چه چندان امان نداد که شب را سحر کند و عقوبات اخروی و مصائب آسمانی بنویزد دیدنی و چغیرنی است نسأل الله سبحانه و تعالی العافیة و السلامه فی الدنیا و الاخره -

در جناب محمد روح خدیجه ^{متی} این فرامین اگر گویند که در بی نام کسی که با دولت انگلیس در سمن و برایشان جهاد را فرض میداند پس در جوابش همین قدر کفایت باشد که مسلمانیست جهاد بی نیت جهاد قران و حدیث و در هر کتاب مذہب از مذہب موجوده مسلمانان عرب و عجم مذکور است و این کتب و بهر راه و عام خاص در مملکت متحوله مکرر عالیه انگلیس از هند و سند و غیر آن

بیرانه طبع پوشیده عالمگیر میگردد و دهر زن و طفل در آن فضائل جهاد و حکم آن مینویسند و عقاید
خود و غیر ضمیمت آن درست میسازد پس حجر بر بعض کتب بعض اشخاص قطع نظر از بعضی معنی چه
آنانکه دیگران را و کجایی نامند و جهاد را بسوی ایشان منسوب میسازند و باین حیل که یکی حکم
را از بعضی غفلت نشان بر سر انتقام کشیدن می آرند از ایشان باید پرسید که در کتب در دست
و ندیده بشما تیر حکم جهاد با مخالفان اسلام مرقوم است یا نه و بعد از آنکه مرقوم است عقاید
بحقیقت آن در آید یا نه و اگر در آید پس وجه تعارض آن چیست و تیز جهاد خاص با نصیب
یا با دیگران نیز هست شکی نیست که احدی از ایشان افکار نتوان کرده از آنکه این
مسئله در کتب ایشان موجود است و وی بدان معتقد است مگر اینقدر نخواهد گفت که جهاد
موقوف بر وجود شرطی است و شرط است که در سنت صحیح یا کتب مذہبیه فقهیه مرقوم اند و تا از
شرایط یافته نشوند جهاد هرگز جایز نیست و اگر کنند خلاف شرع خود کرده باشند و درین
صورت چون کار مغرور و جهاد با مخالفان اسلام بلا تخصیص حکام فرنگ برین معنی صحیح
آمد پس بالیقین میتوان گفت که امروز در مملکت هند از کلکته تا پشاور و از گجرات سده کن
مثلاً بلکه در چهار تانگین اقلیم کسے نباشد که معتقد جواز جهاد و قتال با دولت بر طرف
بود زیرا که شرط این عمل یکسر درین وقت درین کشور مرفقوست و اجتماع آن شروط
و ضوابط در مردم این روزگار خیلی دشوار می نماید پس این خیال باطل و تعییل معتدل
و تصور مختل که مجرود وجود این مسئله در کتب اسلام و شیوع در سن و تدزین آن در طلبه
علم عین مخالفت و بغاوت است یعنی چه و همین است حال دیگر مسائلی که مماثل این مسئله است
آیا کتاب الجهاد در در مختار و فتاوی عالمگیری و قاضی خان و کترو تاجی و نحو آن
یا خاص بکتب همین اهل سنت است پس بس اهل بدعت تقویة الایمان و نصیحة المسلمین
و کتاب التوحید و اقتضای الصراط المستقیم و امثال این رسایل را کتب مذہبیه
نامیده اند انصاف باید کرد که درین رسایل کسایل جهاد کجاست آنچه هست همین

بسی سے مراتب تقوی و طہارت و پخت و ارشاد سے چشم بلند پیش کہ برکنندہ باد
عیب نماید ہنرش و نظر

اور یہ حق ہے ۱۸۹۱ء فرما تو میں و اگر فکر و اندیشہ جنگ نمودن با سلطنت انگلستان دولت دیگران
استحقاق این سمیرہ دارو ہر کہ از ابتدا اعلان برطانیہ در ہندوستان پیشان پیکار کردہ و در روز مان خود
ہندوستان از جنود نابہود بہ قتل و تاراج پیش آئندہ ہمہ باید کہ دینی باشند خواہ ہندو و خواہ
مسلمان و خواہ اہل ملت دیگر تخصیص منستہ اہل تقوی باین اسم و رسم جیت بلکہ انجیم پیش ما
محقق شدہ آست کہ ہمین زمرہ واقعہ طلب فساد انگیز حکام وقت را کہ اطلاع بر حقیقت
این امور نداشتند مخالط وادہ اند و تمسیت عداوت باہمی خود را درین پردہ دانند
کار از پیش برزدہ اند و بمنتہی ہر حال اصل لہ و نہ در حقیقت و نفس الامر و در واقع
قطعا و یقینا ہمچو قومی دوستدار تر از اہل تقوی و ارباب و یانت بحق دولت انگلیس
نیت کہ طریقہ ایشان مبنی است بر نمایند عدالت و حفظ از نقض عہد و حرمت بیعت
و سخاوت و در و دل کہ پیش تو افتخار پیش نیت چہ چشم ستارہ را شرہ خون فشان کند
اور جناب محمد رحمتی کتاب اتحاف النبیل اور حیطہ میں محمد بن عبد الوہاب

نجدی کی اون بڑا ہیون کو جو ص ۲۶۱ میں منقول ہوئی ہیں بیان کیا ہے۔
حیطہ کی عبارت یہ ہے و اشہر ما ینکر علیہ خصماتان کبیرتان الاولی تکفیر اول الارض
بجرحہ تلیفقات لادلیل علیہا۔ الثانیۃ التجاری علی سفک الدم المصوم بلا حجتہ و براد
اور اتحاف النبیل کی عبارت بعینہ اس عبارت حیطہ کا ترجمہ ہے۔

ان عبارت مختلف تالیفات جو مختلف زبانوں میں مختلف بلاد و امصار میں شائع
و ذائع ہو رہی ہیں اور گروہ الہدایت ہندوستان میں کمال و ثوق و اعتبار کے ساتھ
مستد اول میں گورنمنٹ اور ملک اور اعیان مذہب غمور کی نگاہوں

بڑی شہور ہوئی ان خصماتوں کو جبکہ اس سبب جاتا دو ہیں لوگوں کو بلا جرحہ کفر کہنا اور بلا جرحہ خونریزی کرنا۔

سے دیکھیں کہ یہ لوگ کس شہرت و اعطان کے ساتھ وراثی ہوئے ہیں کیا ان کے مذہب اور کیا از روئے قرآن و حدیث (مذہب و سلطنت) انکار ہی ہیں اور انکو محمد بن عبد الوہاب (سبکی طرف) وہ ناحیہ منسوب کئے جاتی ہیں) اور انکی دو خصلتوں سے جنہیں وہ عام مسلمانوں کے خیالات اور اصول سلطنت کا مخالف ہے) کہیں نفرت ہے اور انکو اسکی طرف منسوب ہونے سے ایسی عار ہو۔ یا این ہمہ ان لوگوں کو وراثی کہنا یا اسکو جائز رکھنا انصاف (جنہیں سلطنت کا اصل اصول ہے) کیونکر ہو سکتا ہے۔

اور منتظر تو نہیں کہہ سکتی کیونکہ اسکو کسی مذہب سے بحث نہیں کرنا چاہیے بلکہ یہ ہیں کہ اہل حدیث ہندوستان کو محمد بن عبد الوہاب سے (اون دو خصلتوں میں سے) اور بعضی مذہبی باتوں میں تو مشابہت و مشارکت ہو (جیسے جہرا میں یا رخصت میں) یا قبروں کو پوجنا۔ مردوں سے مدد نہ چاہنا و علیٰ بندا القیاس) اسکو انکو مذہب کے رو سے وراثی کہنا جائز ہے۔

مگر جو آپ بھی تو ایسا صاحب مملوح نے بخوبی دیکھا ہے جبکہ حاصل مع التشریح بالمشتمل یہ ہے کہ جن باتوں میں اہل حدیث ہند کو محمد بن عبد الوہاب سے مشارکت و مشابہت ہے ان میں سے بعضی باتوں میں اور اہل مذہب کو بھی اوس سے مشارکت حاصل ہے دیکھو فرماتے ہیں بالچہر شافعی وغیرہ تمام بلاد عرب (مکہ مدینہ وغیرہ) اور بعض بلاد ہند (بہمی کلکتہ وغیرہ) میں کرتے ہیں اور قبروں کے پوجنے اور مردوں سے مدد مانگنے سے تمام اہل مذہب حقیقی شافعی جو ٹھیک مذہب پر ہیں منع کرتے ہیں اور خود ان مذہب کے بانی اور حامی ان باتوں سے منع کر گئے ہیں چنانچہ کتب متداولہ اہل مذہب (در مختار و المحتار و عالمگیری وغیرہ) اسپر گواہ ہیں اور سوائے ان باتوں کے اور باتوں میں ہر ایک مذہب (شیعی، سنی، خارجی، ہنود، یہود، عیسائی) کو محمد بن عبد الوہاب سے کسی بات میں مشارکت و مشابہت حاصل ہے۔ خدا کو ماننے اور رسول (جسکو کوئی رسول سمجھے) کے

بہ حق جاننے میں ہم سبھی ان سے مشارکت رکھتے ہیں اور خاص کر حضرت کو رسول نامہ میں
 خاص کہ اسلامی سب قریب ان سے مشارکت و مشابہت رکھتے ہیں پھر جائے کہ اس مشارکت
 و مشابہت کے لحاظ سے ہم ہندو عیسائی یہود و شیہستی خارجی وغیرہ لوگوں کو دعویٰ
 کہا جاوے اور اگر ان سب فرقوں کو اس مشارکت جزئی کے سبب لحاظ سے دعویٰ کہا
 جائے نہیں ہے تو پھر ان مظلوم بیچارے اہل بدعت کو اس مشارکت جزئی کے سبب
 کیوں دعویٰ کہا جائے سمجھا جاتا ہے باوجودیکہ وہ دعویٰ ہونے سے ایسے انکاری
 ہیں جیسے مسلمان عیسائی یا ہندو ہونے سے اور سستی کشیدہ یا خارجی ہونے سے
 انکاری ہیں۔

اسباب میں ہلکا گئی اور وجہ سے بھی بحث کرنی بد نظر ہے از انجملہ ایک یہ کہ جو کچھ
 چھنے لکھا ہے صرف ہماری یا نواب صاحب بہوپال کی ہے ہو یا یہ عام قوم ہندو
 و فرس یہ کہ اہل بدعت کا حال چلن کیا کہتا ہے۔ سو ہم یہ کہ ہر حدیٰ اقوام کو جو
 اکثر کورنٹس کی بغاوت میں بسندہ اٹھاتی ہیں اور وہ عام ناواقفوں میں دعویٰ کیا
 ہیں) اہل حدیث ہند سو کیا نسبت یا تعلق ہے۔ اسی قسم کی اور وجوہات میں ان سب
 وجوہات سے ہم آئندہ نمبروں میں وقتاً فوقتاً بحث کریں گے۔ اسی نظر سے ہم نے اس
 کو (جو لکھ چکے ہیں نمبر ۱) سے تعبیر کیا ہے پس ناظرین عموماً و ہماری مصلحت اندیشی
 خصوصاً انصاف و توجہ کی مگناہ سطرف رکھیں۔

پھر خیرا تراسیل سید صاحب بہادر نے ان وجوہات سے بعض وجوہ میں ایسی تفصیل بحث اپنے
 رسالہ میں کی ہے کہ اس میں ہماری بحث کی حاجت باقی نہیں رہی۔ مگر بعض
 وجوہات کی بحث ان سے فردگذاشت ہوئی ہے اسلئے ہم کو ان وجوہات سے بحث کرنی
 پڑی اور جن وجوہات سے انہوں نے بحث کی ہے ان میں بحث جدید نہ ہوگی انہیں کی تحقیق نظر
 کی جائیگی۔